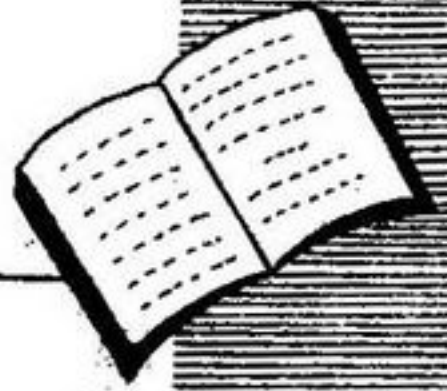


ہزم اپنا سہ خفانیہ

انتخاب مولانا قاضی فضل دیان صاحب فاضل دارالعلوم حنفیہ
ناظم تعلیم القرآن عمر زئی



حاصل مطالعہ

عظمتِ حدیث | عبد اللہ ابن مبارکؓ کی چشم دید شہادت ہے کہ ”امام مالکؒ ہم لوگوں کو حدیث پڑھا رہے تھے۔ بچھونے جو ان کے کپڑوں میں کسی طرح گھس گیا

تھا، سولہ مرتبہ ڈنگ مارا۔ امام مالکؒ کا چہرہ ہر بیان کر رہے تھے بیان کرتے رہے۔ درمیان میں یہ سلسلہ منقطع نہ کیا۔ جب درس ختم ہو گیا اور طلباء ادھر ادھر ہو گئے تو میں نے عرض کیا کہ آج آپ کا کیا حال ہوا تھا؟ فرمایا کہ بچھونے سولہ ڈنگ مارے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے احترام کی وجہ سے میں چپ بیٹھا رہا۔

خارے وطن از سنبل وریحان خوشتر | افلاطون نے جمہوریت پر جو کتاب لکھی ہے اس میں یونان کی نہایت تعریف کی ہے۔

اور لکھا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو تمام دنیا کی بنسبت علوم عقلیہ سے خاص مناسبت ہے۔ ابن رشد نے اس کتاب کی شرح میں اپنے وطن اسپین کو بھی یونان کا ہم پایہ قرار دیا ہے۔ جالینوس کا قول تھا کہ دنیا میں سب سے عمدہ آب و ہوا یونان کی ہے۔ ابن رشد نے کتاب الکلیات میں برخلاف اس کے دعویٰ کیا کہ اس فخر کا مستحق یونان نہیں بلکہ قرطبہ ہے۔ ایک دفعہ منصور کے دربار میں ابن زہر اپنے وطن اشبیلیہ کو تزییح دیتا تھا۔

ابن رشد نے کہا اشبیلیہ میں جب کوئی عالم مر جاتا ہے۔ اور اس کے کتب خانے کے فروخت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو کتب خانہ کو قرطبہ لانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اشبیلیہ میں ان چیزوں کو کوئی پوچھتا نہیں۔ لیکن قرطبہ میں جب کوئی دُوم مرتا ہے۔ تو اس کے آلاتِ موسیقی اشبیلیہ میں باکر فروخت ہوتے ہیں۔ ان واقعات سے دونوں شہروں کی فضیلت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

فخر و ناز کی ایک جھلک | ایک دفعہ حضرت علیؓ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا

فاطمہ سے؟ حضرت علیؑ کا یہ سوال محض اس فخر و ناز کے باعث تھا جو انہیں رسول اللہ پر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: "فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے۔ اور تم مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔"

شرعی احترام | ایک بار ایران کا سفیر بادشاہ دہلی کے پاس آیا۔ مرزا بیدل کا صوفیانہ کلام پڑھ کر لوگ اسکو قطب سمجھتے تھے۔ بادشاہ کے دربار میں سفیر ایران آیا تو مرزا کا تعارف بھی کر لیا گیا۔ ڈاڑھی خشخشی تھی۔ پوچھا: "آغازِ شیش می تراشی؟" مرزا نے کہا: "ریشم می تراشم" لیکن دل کے نمی تراشم۔" سفیر نے جواب دیا: "بلے دل رسول اللہ می تراشی؟" مرزا صاحب کمال تھے، غلطی معلوم ہوئی تو سر نیچا کر لیا۔ گھر گئے اور تین دن تک شرمندگی سے باہر نہ آئے۔

کیمیا | حرص و آاذ کے وہ بندے۔ دنیا کی محبت اور مال و منال کی خواہش جن کے قلب میں بس رہی گئی ہے، رات دن دنیا کے حصول میں سرکھپاتے رہتے ہیں۔ اور پھر بھی تقدیر میں جو کچھ سکھ دیا گیا ہے اس سے زیادہ نہیں پاتے۔ دنیا کی یہی محبت ان کو کیمیا بنانے کی راہ دکھاتی ہے۔ صبح و شام اسی فکر میں غلطان "بس ایک آنچ کی کمی رہ گئی" کی درد سہری میں مبتلا، حالانکہ نہیں سمجھتے کہ اسی آسمان کے نیچے اہل زمین کے اوپر خدا کے کچھ ایسے بے نیاز بندے بھی چل پھر رہے ہیں، جن کے پاس بظاہر کچھ بھی نہیں اور سب کچھ ہے۔ ان کے لعاب دہن میں بھی یہ اثر ہے کہ اگر کہیں پڑ جائے تو اسکو بھی زرِ خالص بناتے ہوئے نکل جائے۔ شیخ الحدیث دہلوی نے سلطان جلال الدین قریشی کے متعلق لکھا ہے کہ ایک روز ان کی مجلس میں کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کر دیا۔ شیخ نے اذراہِ حقارت فرمایا کہ "نف بر عمل کیمیا" یہ کہتے ہوئے کچھ لعاب بھی منہ سے نکلا اور سامنے ایک پتیل کی تھالی پر جا پڑا، بھوک کا اس تھالی پر گرنا تھا کہ وہ فوراً ہی خالص سونابن گئی (اخبار الاخیار ۲۳۵) واقعی انہیں لوگوں کی صحبت کیمیا اثر ہے، جن کے یہاں پہنچ کر صحبت کی کیمیا اثری پہلے ہی مرحلہ میں اس طرح ظاہر ہو جاتی ہے، کہ دنیا کی محبت قلب کے ریشہ ریشہ سے نکل جاتی ہے۔ اور انسان اسی دنیا میں راحت و سکون کی جنت میں خود کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

خواب کے اقسام | امام محمد بن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو حدیثِ نبوی سے دل کے خیالات۔ دوسرے تو خلیف شیطان۔ تیسرے بشاراتِ خداوندی۔ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ خواب کے تمام اقسام صحیح اور قابلِ تعبیر نہیں ہوتے بلکہ تعبیر اور اعتبار کے لائق خواب کی وہی قسم ہے۔ جو حق تعالیٰ کی طرف سے بشارت و اعلام ہو، حدیثِ نبوی کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہو۔ وہ خواب میں عموماً وہی چیزیں دیکھے گا جن میں دن بھر منہمک رہتا ہے۔ یا کوئی عاشق محروم اوصال جہر و وقت اپنے محبوب کے خیال میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ خواب میں بھی اُسی کو دیکھتا ہے۔ سچا خواب حق تعالیٰ کی طرف سے اسلئے دکھایا جاتا ہے کہ بندہ مخطوط ہو اور طلبِ حق و محبت میں زیادہ سرگرم ہو ایسا خواب قابلِ تعبیر ہے۔